Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۹۴۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۴ھ ۸ احسان ۱۳۵۳ ہش ۸ جون سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۲۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کی صحتیابی کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے رقم فرماتی ہیں:۔

"(۱) ڈاکٹروں کے مشورہ سے محمد احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی بھجوایا گیا ہے دعا کریں وہاں سے صحت کی خبر آئے۔

(۲) اور بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے بہت روشن نشان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل اور نصرت وظفر جلد آئے۔ آمین ——— مبارکہ"

احبابِ جماعتِ احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اہم دعائیہ پیغام

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کے قرآنی حکم پر عمل کرو۔ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو

راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ وزاری کرو اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل میں گزارو۔ مجسم دعا بن جاؤ اور ہر آن نصرتِ الٰہی کے منتظر رہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ——— نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ——— وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حبّی فی اللہ۔ جان سے پیارے دوستو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں سلامتیں آپ پر ہر آن نازل ہوں۔ وہ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے ایمان و اخلاص میں برکتیں نازل فرمائے۔ ہر حال میں آپ کو استقامت بخشے اور روح القدس سے آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ اِس وقت جن حالات سے گذر رہی ہے ان سے دُنیا کے ہر خطّہ کے احمدی دوستوں کو تشویش ہے۔ وہ بیحد کرب و اضطراب کی گھڑیاں گذار رہے ہیں مگر ان سب کا دُکھ، ان سب کی بے چینی اور بے قراری میرے دل کی ہر دھڑکن میں پنہاں ہے اور میری ہر آن یہ کیفیت ہے کہ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ۔ دوست دریافت کرتے ہیں کہ اِن حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ میرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے اِس حکم پر عمل کرو کہ اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو۔ پس صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر کرو۔ ہر لمحہ دعاؤں میں صرف کرو۔ یہی تمہاری امتیازی شان ہے اور اسی سے تمہاری دین اور دُنیا کی نجات وابستہ ہے۔ گریہ وزاری کے ساتھ خدا کو تم نے کب پکارا اور وہ تمہاری مدد کو نہ آیا؟ وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے اور ہر درگذر کرنے والے سے زیادہ درگذر کرنے والا ہے اور ہر پیار کرنے والے سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے۔ کسی ماں کو اس کے بچّے کی کربناک چیخ اس قوت سے اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی جس قوت سے اپنے عاجز بندوں کی عاجزانہ آہ وزاری اسے اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ پس راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ وزاری کرو اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل میں گذارو۔ مجسّم دعا بن جاؤ اور ہر آن نصرتِ الٰہی کے منتظر رہو۔

خدا تعالیٰ واحد و یگانہ پر ہمارا سارا اور کامل بھروسہ ہے اور اس کی رحمت کا سایہ ہمارے سروں پر ہے وہ ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑے گا۔

تمہیں سب سے زیادہ پیار کرنے والا تمہارے لئے رات دن بے چین اور تمہارے لئے محبت بھری دعائیں کرنے والا

اللہ تعالیٰ کا ناچیز بندہ

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۶ احسان ۱۳۵۳ ہش
۶ جون ۱۹۷۴ء

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ ماہ احسان ۱۳۵۳ ہش

اسلام کی انقلاب انگیز تعلیم کا ایک خاص پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو ایک انقلاب انگیز تعلیم یہ دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس اور نا اُمید نہ ہوں۔ اُس نے مسلمانوں کو یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ وہ مایوسی اور نا امیدی کے لئے پیدا ہی نہیں کئے گئے، بلکہ انہیں پیدا اِس لئے کیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ پُر اُمید رہیں اور اپنے دِلوں کو اِس یقین سے پُر رکھیں کہ اُن کا خدا بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے وہ سب خطائیں معاف کر دیتا ہے اور تمام گناہوں کو (خواہ وہ ریت کے ذرّوں کی طرح لاتعداد و بے شمار ہوں) طرفۃ العین میں بخش دیتا ہے۔

ایسے غفور اور رحمٰن و رحیم خدا پر ایمان لانے والے کب ایسے ہو سکتے ہیں کہ وہ مایوسی اور نا امیدی کو اپنے قریب بھی پھٹکنے دیں۔ ان کے دِلوں میں تو یہ بات فولادی میخ کی طرح گڑی ہوتی ہے کہ ان کا غفور و رحیم خدا ان کے سب گناہ بخش کر ان کے نفس کا تزکیہ کر دے گا اور اپنے پاک اور مطہر بندوں میں شمولیت کے شرف سے نوازے گا ہاں یہ شرط ہے کہ وہ اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے آستانۂ الٰہی پر جھکیں اور اس کے حضور گناہوں سے معافی اور تزکیۂ نفس کے لئے رو رو کر دُعائیں کریں اور تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ (التحریم آیت ۹) پر صدق دل سے عمل پیرا ہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ نہ صرف یہ کہ اُن کے تمام گناہ معاف کر دے گا بلکہ وہ انہیں ہر قسم کی بُرائیوں اور بدیوں سے پاک کر کے انہیں ایسے اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے گا کہ جو انہیں اِس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت کا مستحق بنا دیں گے۔ اسی لئے توبۂ نصوح کی تلقین کرنے کے معًا بعد فرمایا:۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ (التحریم آیت ۹)

کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

اور اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنے کلام پاک میں یہ عظیم الشان بشارت دی کہ:۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (الزمر آیت ۵۴)

ترجمہ:۔ تُو (ان کو ہماری طرف سے) کہہ دے، اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ (تو ایسا رحیم و کریم ہے کہ) سب گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ایسے غفور اور رحمٰن و رحیم خدا پر ایمان لانے والے بھلا کیوں مایوس یا نا امید ہوں۔ وہ تو مایوس ہو ہی نہیں سکتے اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مایوسی اور نا امیدی کو کفار کی صفت قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

لَا تَايْــــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْــــَٔسُ مِنْ
رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (یوسف آیت ۸۸)

ترجمہ:۔ اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو (اصل) بات یہی ہے کہ اللہ کی رحمت سے کافر لوگوں کے سوا کوئی (انسان) نا امید نہیں ہوتا۔

پس مایوسی اور نا امیدی کافروں کا شیوہ ہے۔ مسلمان رحمٰن و رحیم، قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا پر ایمان رکھنے اور اس پر توکّل کرنے کے نتیجہ میں کبھی نا امید ہو ہی نہیں سکتے۔ مشکلات و مصائب خواہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں، اور حالات کی ناموافقت خواہ کتنی ہی شدّت کیوں نہ اختیار کر جائے۔ مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کا یہی حکم ہے کہ وہ مایوسی اور نا امیدی کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیں اور انجام بخیر ہونے کے لئے پُر اُمید رہیں لیکن شرط ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ وہ خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکیں اور اپنی پچھلی غلطیوں اور گناہوں سے حقیقی اور سچّی توبہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے بخشش اور مغفرت طلب کریں اور اپنے قادر و عزیز خدا سے اس کی نصرت طلب کریں۔ جب وہ اِس دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب رجوع برحمت ہوگا اور مشکلات و مصائب اور بے چینی و اضطراب کو دُور کر کے ان کے لئے راحت اور اطمینان و سکینت کے سامان مہیا کر دے گا اور انہیں اپنی گود میں لے لیگا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرنے اور ہمیشہ پُر امید رہنے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر زندہ یقین حاصل کرنے کی پُر زور نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچّہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دُعا صحابہؓ کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجًا تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخمریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے اُن کے لئے دُعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اُس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچّے دل سے توبہ کرو، تہجّد میں اُٹھو دُعا کرو، دِل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضاء کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اِس نصیحت کو وِرد بنائیگا اور عملی طور سے دُعا کرے گا اور عملی طور سے التجا خدا کے سامنے لائے گا، اللہ تعالیٰ اُس پر فضل کرے گا اور اُس کے دِل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالےٰ سے نا اُمید مت ہو

ع ــــ بر کریماں کارہا دُشوار نیست"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵ فرمودہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء)

الغرض اسلام کی یہ ایک انقلاب انگیز تعلیم ہے جو اُس نے مسلمانوں کو دی ہے کہ وہ کسی حال میں بھی نا اُمید نہ ہوں بلکہ خدا تعالےٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے اس سے اس کی تائید و نصرت طلب کرتے رہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کا قادر و عزیز خدا ان کی دُعاؤں اور گریہ و زاری کو سُن کر رجوع برحمت ہوگا اور ان کی مراد انہیں عطا کر دے گا۔

آج رُوئے زمین پر مسلمانوں کی تمام مشکلات کا علاج اِس انقلاب انگیز تعلیم پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

حصولِ فضل کا اقرب طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دُعاءِ کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رِقت ہو، اضطراب اور گدازش ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کے حصول کے ذرائع

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، فاضل

تقویٰ کے حصول کے ذرائع بیان کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تقویٰ کا مفہوم بیان کیا جائے قرآن کریم کی آیات میں متعدد مرتبہ اس لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ احادیث میں بھی ہوا ہے۔ بزرگانِ سلف اور اس زمانہ کے مامور من اللہ اور آپ کے خلفاء نے بھی بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے یاد رہے کہ تقویٰ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنے ڈرنے بچنے اور احتیاط کے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ دریافت کیا گیا کہ تقویٰ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ جب کانٹوں والی جگہ سے گزرو تو کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ یا اس سے پہلو بچا کر چلا جاتا ہے یا اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں یا آگے نکل جاتا ہوں انہوں نے فرمایا بس یہی تقویٰ ہے۔ شریعت اسلام میں جب اس لفظ کا استعمال ہوا تو اس سے یہ مراد لی جانے لگی کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے اور ہر طرح اور ہر جگہ اس کی معصیت سے بچے اور اسکی خلوص دل سے ہر کام فرمانبرداری کرے

امام راغبؒ نے جو قرآن کریم کے الفاظ کی لغوی اور شرعی تحقیق کے بیان کرنے میں ماہرانہ صلاحیت کے مالک ہیں تقویٰ کے بارہ میں اسکے مفہوم اور مراد کو متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"تحقیق کے لحاظ سے تقویٰ کے معنی ہیں نفس کو ان چیزوں سے بچانا جو اس کے ڈرنے کے قابل ہیں یا نقصان رساں ہیں۔ پھر کبھی خوفِ الٰہی کا نام تقویٰ رکھا جاتا ہے اور تقویٰ کا نام خوف۔ کیونکہ تقویٰ کا اقتضاء خوف الٰہی ہوتا ہے اور خوف الٰہی کا مقتضاء تقویٰ۔ اور شریعت میں تقویٰ کے معنے ہیں نفس کو گناہوں سے بچا کر محفوظ کر لینا۔ جن چیزوں سے شریعت نے منع کیا ہے ان سے بچنا اور تقویٰ کامل ہوتا ہے بعض جائز چیزوں کے بھی چھوڑ دینے سے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حلال بھی واضح طور پر بیان کر دئے گئے ہیں اور حرام بھی۔ لیکن جو ممنوع مقامات کے قریب چلا جاتا ہے وہ ان میں بھی جا پڑتا ہے۔"

(ترجمہ عبارت مفردات راغبؒ)

پس تقویٰ کا عام فہم مفہوم یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے مقام پر کھڑا ہو جائے اور نہ صرف یہ کہ اپنے نفس کو ہر قسم کے گناہوں سے بچائے بلکہ گناہوں کے قریب بھی نہ جائے اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اخلاص کے مقام پر کھڑا ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف پیرایوں میں تقویٰ کے ذکر میں اور اس کے مفہوم اور مقصود کے تعین کے سلسلہ میں بہت کچھ لکھا ہے اختصار کے باعث صرف ایک اقتباس یہاں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲)

تقویٰ کے مفہوم اور اس کے مقصود کے جاننے کے بعد اب اس کے حصول کے ذرائع کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں سب سے پہلا اور سب سے اہم ذریعہ تقویٰ کے حصول کا تو علم اور معرفت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

(فاطر آیت ۲۹)

یعنی "اللہ تعالیٰ سے صرف ڈرتے ہیں اس کے بندوں میں سے علماء" خشیت الٰہی جس کا دوسرا نام تقویٰ ہے علم اور معرفت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہاں علم سے مراد عام دنیاوی علوم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی صفات اس کی تجلیات اور اس کی عظیم قدرتوں اور ان کے ظہور اور نتائج کا علم ہے اور اس علم کا اصل مخزن قرآن مجید ہے۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس میں اس کی توحید اور اس کی صفات کا تذکرہ ہے اس کے ماننے والوں اور اس کے انکار کرنے والوں کے حالات کا بیان ہے اس کے احسانات کے دلکش نظارے اس میں پیش کئے گئے ہیں۔ اس کی قہری تجلیات کے غیر معمولی اثرات کا ذکر ہے جنہیں معلوم کر کے انسان اپنے خالقِ حقیقی کے آستانہ پر جھکتا ہے اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کے لئے ایک خاص جذبہ اور روح پاتا ہے اور نافرمانی سے بچتا اور خوف کھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے متعلق فرمایا

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا

(بنی اسرائیل)

یعنی قرآن کریم میں تمام ضروری امور اور ہدایات بیان کر دی گئی ہیں جن سے انسان ایک خاص علم و معرفت حاصل کرتا ہے اور اپنی ہستی کو ہر گناہ سے بچانے کی سعی کرتا ہے اور ہر نیکی کو اختیار کرنے کی راہ کو پاتا ہے اور ایسی ایسی ہدایات اور دعائیں اور حقیقتیں اس کے سامنے آجاتی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر وہ تقویٰ کو پا لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"قرآن ایک ہفتہ کے اندر انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو"

(کشتی نوح)

پس سب سے پہلا ذریعہ حصول تقویٰ کا سچا علم اور سچی معرفت ہے اور یہ سچی معرفت وحکمت اور سچا علم قرآن کریم سے حاصل ہوتا ہے اسلئے قرآن کریم کے ساتھ گہرا لگاؤ اس کی تلاوت، اس پر تدبر، اسکے احکام کی واقفیت اور امر و نواہی سے اطلاع انسان کو بدیوں سے بچا سکتا ہے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن کر کے خدا تعالیٰ کی مخلصانہ فرمانبرداری کے مقام پر کھڑا کر سکتا ہے

دوسرا ذریعہ حصول تقویٰ کا مجاہدہ ہے علم و معرفت سے روشنی حاصل ہوتی ہے۔ برے اور بھلے کی تمیز ہوتی ہے۔ ایمانی جذبہ اور روح پیدا ہوتی ہے لیکن اس علم اور معرفت کے مطابق جب تک کوشش نہ کی جائے۔ پورا مجاہدہ نہ کیا جائے اور مجاہدہ کی تمام تفصیلات پر دل کی عزیمت سے عمل نہ کیا جائے تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن اگر سچے دل سے انسان کمر ہمت کس لے اور جدوجہد شروع کر دے تو پھر تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن ہو کر تقویٰ کی اعلیٰ اقدار کو حاصل کرنا ممکن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

یعنی اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا۔ تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ عبادت کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرے، اس کی خدمت کرے اس کے احکام کی فرمانبرداری کرے۔ اسکے حضور کے آگے سر جھکائے اور تذلل اختیار کرے اور اس کی اطاعت کرے گویا اللہ تعالیٰ کے جو احکام جو قرآن مجید میں مذکور ہیں انکی متابعت کرنا، ان کو عملی جامہ پہنانا اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے جدوجہد کرنا انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنی محبت کے شرف سے نوازتا ہے جو تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (توبہ)

[illegible]

یعنی اللہ تعالیٰ تقویٰ رکھنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ تقویٰ کے حصول کے ذرائع کے سلسلہ میں دو اہم اور ضروری ذرائع کی نشاندہی کی گئی ہے باقی سب باتیں ان ہر دو کی ذیل میں آجاتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمسایہ کے حقوق

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے معاشرہ کے ہر شعبہ کے لئے اس میں ہدایات و احکام موجود ہیں۔ پڑوسی اور اس کے ساتھ تعلقات کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے واضح احکام دیئے ہیں۔ ان احکام کی جامع تفسیر و تشریح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

(النساء ع)

ترجمہ:۔ اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرو۔ رشتہ داروں کے ساتھ بھی، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی، رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ بھی اجنبی پڑوسی کے ساتھ بیٹھنے والے اور ساتھ کام کرنے والے کے ساتھ بھی، مسافروں کے ساتھ بھی اور اپنے مملوکوں اور قبضہ میں جانداروں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور ناجائز فخر کرنے والے ہوتے ہیں"

بنی نوع انسان کے ساتھ حسنِ سلوک کے بارے میں یہ نہایت جامع آیت ہے اس میں ہر قسم کے پڑوسی کے ساتھ بھی بہتر سلوک کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ پڑوسی کی اس آیت میں تین قسمیں بیان فرمائی ہیں (۱) رشتہ دار پڑوسی (۲) غیر رشتہ دار اجنبی پڑوسی (۳) عارضی پڑوسی

بعض لوگ رشتہ دار پڑوسی کی طرف توجہ نہیں دیتے فرمایا ایسے پڑوسی کا دوہرا حق ہے وہ رشتہ دار بھی ہے اور پڑوسی بھی بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو غیر رشتہ دار پڑوسی کی طرف توجہ نہیں کرتے بسا اوقات سالہاسال انہیں قریبی مکانوں میں رہتے گزر جاتے ہیں وہ ایک دوسرے سے تعارف تک حاصل نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر مومن کا فرض ہے کہ پڑوسی کتنا اجنبی ہو اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔ اجنبی ہونے میں غیر ملک کا، دوسری زبان بولنے والا اور دوسرا مذہب رکھنے والا سب برابر ہیں آیت میں سب کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کی ہدایت ہے۔ پڑوسی کی تیسری قسم وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ کے لفظ میں بیان فرمائی، یعنی وہ تمہارا عارضی پڑوسی ہے۔ تم اکٹھے سفر کر رہے ہو، تم ایک جگہ ایک دفتر یا دکان یا فیکٹری میں کام کرتے ہو۔ تم سکول یا کالج میں اکٹھے تعلیم پاتے ہو۔ کتنی بھی عارضی مصاحبت کیوں نہ ہو تمہیں چاہیئے کہ اپنے اس رفیق کے ساتھ بھی بہتر سلوک کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

گویا قرآن مجید ہر قسم کے پڑوسی کے ساتھ اچھے سلوک کی تاکید فرماتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا۔ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ (توبہ ع)

کہ اگر کوئی مشرک بھی دورانِ جنگ تمہاری پناہ میں آکر تمہارا پڑوسی بن جائے تو اس سے ساتھ پڑوسیوں جیسا سلوک کرو، اسے پناہ دو۔ یہاں تک کہ جب وہ کلام اللہ سن لے تو اسے اس کی امن کی جگہ میں بحفاظت پہنچا دو۔ کیونکہ مشرکین ابھی اسلام کو جانتے نہیں ہیں۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا کلام اور آپ کی جملہ ہدایات قرآن مجید کی تشریح ہیں۔ پڑوسی کے بارے میں حضورؐ کے بہت سے ارشادات ہیں۔ میں اس جگہ چار احادیث نبویہ پیش کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

(۱) مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ (البخاری)

کہ حضرت جبریلؑ مجھے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں اتنی تاکید کرتے رہے کہ مجھے خیال پیدا ہو گیا کہ شاید پڑوسی کو وارث ہی قرار دیدیا جائیگا۔

(۲) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (مسلم)

کہ وہ شخص ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے اپنے آپ کو محفوظ نہ پاتا ہو۔

(۳) يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَ الْمَرَقَةِ وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ (الادب المفرد)

اے ابوذر! جب تم سالن پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر لیا کرو۔ اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۴) لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ (الادب المفرد)

فرمایا وہ شخص مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھا لیتا ہے۔ مگر اس کا پڑوسی بھوکا ہوتا ہے۔

ناصرات الاحمدیہ کی رپورٹیں

اس سال کی پہلی ششماہی میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ناصرات الاحمدیہ کی ماہوار کارگزاری کی رپورٹیں دفتر لجنہ مرکزیہ کو وصول ہوئیں :۔

ربوہ ۔ لاہور ۔ کراچی ۔ ملتان ۔ ٹیکسلا ۔ منگلا چھاؤنی ۔ ساہیوال ۔ سیالکوٹ ۔ پشاور ۔ حیدرآباد ۔ جھنگ ۔ چنیوٹ ۔ اسلام آباد ۔ سانگھڑ ۔ قصور ۔ کھاریاں ۔ جیکب آباد ۔ بھیرہ ۔ سانگلہ ہل ۔ سکھر ۔ گوجرانوالہ ۔ حافظ آباد ۔ لائل پور ۔ مردان ۔ شیخوپورہ ۔

دیہاتی لجنات کی ناصرات کی طرف سے چک منگلا ۔ حسن پور ۱۲۱ گ ب ضلع لائل پور ۔ چک ۳۳۲ لائل پور ۔ پیر محل ۔ بھلوال ۔ بنی سر روڈ ۔ بشیر آباد اسٹیٹ ۔ احمد آباد اسٹیٹ ۔ محمود آباد ۔ لطیف نگر فارم ۔ نور نگر فارم ۔ [illegible] آباد اسٹیٹ ۔ ناصر آباد اسٹیٹ ۔ کنری ۔ مونگ ضلع گجرات ۔ چک ۱۹۲ سرگودھا ۔ بستی جمال والا ضلع ملتان ۔ کوٹلی رحم علی شاہ مظفر گڑھ ۔ قمر آباد ۔ نیکری ایریا ضلع لاہور ۔

براہ مہربانی دوسری لجنات بھی اپنے ہاں ناصرات کی تنظیم کو مضبوط کر کے لجنہ کی بقا کا سامان کریں اور ماہوار کارگزاری سے دفتر لجنہ کو مطلع کرتی رہا کریں۔

سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں گلزار محمدؐ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چاہ شیخ واہ ضلع ملتان یکم مارچ ۱۹۷۴ء کو بوقت ۹ بجے شام بعمر ۵۵ سال اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند خادمِ دین اعلیٰ اخلاق اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے مقامی جماعت میں عرصہ بیس سال سے بطور سیکرٹری مال سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ احمدیت کے فدائی تھے۔ ہمیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مصروف رہتے۔ ہر کام سنتِ نبوی کے مطابق اپنے ہاتھ سے سرانجام دیتے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے (آمین)

سعید احمدؐ صابر معلم وقف جدید

چک نمبر ۱۸۳ مراد ضلع بہاول پور۔

چندہ مجلس انصار اللہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا فرمائیں اور زعماء کرام جلد مرکز میں بھجوائیں

قائد مال مجلس انصار اللہ
مرکزیہ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۵):

مسل نمبر ۲۱۷۰۴

مَیں بُشریٰ تبسم زوجہ ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب عارف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۷ تولے ۳ ماشے مالیتی ۱۹۵۰/- ″

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ بشریٰ تبسم زوجہ ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب عارف محلہ دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر ناصر احمد خان عارف (خاوند موصیہ) گواہ شد:۔ جمال الدین ولد سراج الدین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۰۵

مَیں شریفاں بی بی زوجہ چوہدری محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر = ۳۲/۳۷ روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی ۵۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ شریفاں بی بی زوجہ چوہدری محمد خان محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد خان ولد علی محمد صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد:۔ ناصر احمد ولد چوہدری محمد خان صاحب

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۱۷۰۶

مَیں عبید اللہ سلیم باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر صاحب باجوہ قوم باجوہ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ نقد مبلغ ۱,۸۰,۰۰۰/- روپے

۲۔ ایک مکان قطعہ ۶/۹ واقعہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔ جس میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ کل قیمت مکان ۱,۰۰,۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ عبید اللہ سلیم باجوہ ولد حاجی غلام حیدر صاحب مرحوم محلہ دارالصدر غربی حلقہ مسجد لطیف ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد سلیم احمد زعیم خدام الاحمدیہ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد یونس بھٹی ولد رحمت اللہ بھٹی دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۱۷۰۷

مَیں انور بیگم زوجہ قریشی مقبول حسین صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰۰/- روپیہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ انور بیگم زوجہ مقبول حسین صاحب محلہ دارالیمن وسطی ربوہ۔

گواہ شد:۔ قریشی مقبول حسین ولد حسن محمد صاحب دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد:۔ مقصود احمد ولد مقبول حسین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۰۸

مَیں چوہدری لئیق احمد عابد ولد چوہدری بدرالدین صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ چوہدری لئیق احمد عابد ۱۱/۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ شبیر احمد ولد حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم بشارت منزل ۲۴/۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ مبارک احمد طاہر ولد صوفی غلام محمد صاحب عاصی کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۰۹

مَیں لئیق احمد طاہر ولد نعیم احمد صاحب ظفر قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ جو اسوقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ لئیق احمد طاہر نعیم جنرل سٹور۔ رحمت بازار ربوہ۔ گواہ شد:۔ ضیاء الدین ارشد سیکرٹری اصلاح وارشاد محلہ دارالبرکات ربوہ وصیت نمبر ۱۱۰۳۲۔ گواہ شد:۔ نعیم احمد ظفر نعیم جنرل سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۷۱۰

مَیں محمد اسمٰعیل وسیم ولد میاں محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارو۔ نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت ۱۴۲/- پونڈ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل وسیم ولد میاں محمد ابراہیم صاحب مارو۔ نائیجیریا۔ گواہ شد:۔ عبدالوحید لیگوس۔ نائیجیریا۔ گواہ شد:۔ عبدالغفور۔ لیگوس۔ نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۱۷۱۱

مَیں محمد عارف ولد غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وردن (آلر) فرانکفورٹ مغربی جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۵۰/- مارک ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد عارف۔ وردن (آلر) فرانکفورٹ مغربی جرمنی۔ گواہ شد:۔ فضل الٰہی انوری۔ مسجد نور فرانکفورٹ۔

گواہ شد:۔ میرزا محمود احمد سیکرٹری مال۔ فرانکفورٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبۂ جمعہ کا ایک اہم اقتباس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مارچ ١٩٦٨ء کو خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:۔

اس مضمون کو کہ تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "تقویٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے" (ایام الصلح)
تقویٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے کیونکہ اگر تقویٰ نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے، ریا پیدا ہو سکتا ہے، عجب پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی جو فقرہ میں نے پڑھا ہے وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ دخان میں فرماتا ہے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ کہ متقی یقیناً ایک امن والے محفوظ مقام میں ہیں تو یہی وہ حصنِ حصین ہے یہی امین کے معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ جو تقویٰ پر قائم نہیں وہ امن میں نہیں وہ خطرہ میں ہے وہ حفاظت میں نہیں خوف کی حالت میں ہے اور ایسا شخص مقامِ امین میں نہیں ہے بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنم کہا جاتا ہے۔ پس قرآن کریم نے ہی تقویٰ کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے حصنِ حصین کا تخیل پیش کیا ہے کہ سوائے تقویٰ کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا۔ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقویٰ کے دروازے کے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

ہر نیکی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی وہ تقویٰ کی جڑ سے نکلتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو سینکڑوں احکام دیئے ہیں جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنیں اور اللہ تعالیٰ کی جنت کے درختوں کی شاخیں ہو جائیں اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں۔ تو یہ اسی وقت ہوتا ہے جب یہ شاخیں تقویٰ کی جڑ سے نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اقوال دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تخیل پیش کیا کہ ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

یہ قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر ہے کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّھَا وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلام پاک (یعنی قرآن کریم) کی حقیقت کو بیان کیا ہے وہ ایسا (کَلِمَۃً طَیِّبَۃً) ہے جس کی مثال ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوطی سے قائم ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ متقی بناتا اور تقویٰ کی راہوں پر ثباتِ قدم عطا کرتا ہے اور اس طرح اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ پھر اس سے شاخیں پھوٹتی ہیں جو اعتقاداتِ صحیحہ ہیں یعنی انسان کے اعتقادات شاخوں کی شکل اختیار کرتے ہیں (تمثیلی زبان میں) جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہے اور یہ وہ درخت ہے جس کی ہر شاخ آسمان پر جانے والی ہے۔ اعمالِ صالحہ کے پانی سے پرورش پانے کی وجہ سے یعنی کوئی بدی والا حصہ اس کے اندر نہیں۔ ہر شاخ جو ہے وہ صحت مند اور نشوونما پانے والی ہے اور آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ جب تقویٰ کی جڑ مضبوط ہو اور اس جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی کی اور صلاح کی شاخیں نکلیں تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور روحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دنیا میں بھی (اخروی زندگی میں تو ہوگا ہی) ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے یعنی اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور روح کو ہر لحظہ ایک لذت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے۔ ان پھلوں کے کھانے سے جن کا کھانا روحانی طور پر ہے۔ لیکن جب تک وہ پھل نہ لگیں وہ خوشحالی حاصل نہیں ہو سکتی وہ لذت اور سرور حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ پھل لگ نہیں سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور اعمالِ صالحہ ان کو سیراب نہ کریں اور تقویٰ کی جڑ سے نکل کے آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمٰن تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔"

(الفضل ١٠ اپریل ١٩٧١ء)

سب سے بڑا اعزاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پھر کیوں وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ جب خدا نے ہمیں ایک ایسی جماعت میں پیدا کیا ہے جو دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہے تو اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا وہ اعزاز حاصل کیا جائے جس سے بڑا اور کوئی اعزاز نہیں۔ پس میں آج کے خطبہ کے ذریعہ پھر اعلان کرتا ہوں کہ جو گریجوایٹ ہوں یا مولوی فاضل ہوں یا فنونِ عالیہ سیکھ رہے ہوں وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔۔۔۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح پہلے نوجوانوں نے دلیری کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا ہوا ہے۔ اسی طرح اور نوجوان بھی اپنے آپ کو پیش کریں۔۔۔۔ پس دوست اپنے آپ کو وقف کریں مگر یہ ضروری ہوگا کہ وہ بلا شرط اپنی زندگی وقف کریں جو شخص کسی شرط کے ساتھ اپنے آپ کو وقف کرتا ہے اس کا وقف بالکل فضول ہے۔"

(الفضل ٨ دسمبر ١٩٣٨ء)

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا التواء

اعلان کیا جاتا ہے کہ فضلِ عمر درس القرآن کلاس جو پندرہ جون ١٩٧٤ء کو ربوہ میں شروع ہونے والی تھی اسے ملتوی کر دیا گیا ہے آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ضروری اعلان

دفعہ ١٤٤ کی وجہ سے مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس پندرہ جون کو مسجد مبارک میں نہیں ہو سکے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن) ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ٥٢٥٤